

سرکار آیتہ اللہ العظمیٰ حجتہ الاسلام والمسلمین

آقائی حضرت سید محمد سلطان العلماء رضوان مآب مجتہد اعظم طاب ثراہ

عماد العلماء علامہ سید محمد رضی مجتہد

شمشیر زنی میں بھی بڑی مہارت رکھتے تھے۔ منبر پر ذکر مصائب و فضائل حضرت سید الشہداء علیہ السلام کی ابتداء سلطنت اودھ میں آپ ہی سے ہوئی تھی۔

یہ زمانہ وہ تھا جب ثریا جاہ مصلح الدین امجد علی شاہ کا دور سلطنت تھا یہ سلطنت اودھ کے چوتھے بادشاہ اور نہایت متشرع، عبادت گزار اور دین دار تھے اس کے ساتھ ہی مسائل شرعیہ سے بہت واقفیت رکھتے تھے۔ ان کا نظریہ یہ تھا کہ سلطنت کا اصلی وارث مجتہد جامع الشرائط ہی ہوا کرتا ہے کیونکہ وہ امام زمانہ کا نائب ہوتا ہے جو ہمارے حقیقی سلطان اور حاکم اور صاحب امر ہیں۔

اس لئے امجد علی شاہ کے زمانے میں پوری حکومت و سلطنت حقیقت میں سرکار سلطان العلماء ہی کی تھی اور بادشاہ ان کے نائب کی حیثیت رکھتے تھے پورے ملک میں سرکار سلطان العلماء کے حکم سے شریعت کے احکام نافذ تھے اور تمام ادارات سلطنت شریعت حقہ کے مطابق کام کرتے تھے۔ سرکار مرحوم کی وفات ۲۲ ربیع الاول ۱۲۸۴ھ مطابق ۲۵ جولائی ۱۸۶۷ء میں ہوئی اور اپنے والد ماجد کی بنا کردہ امام بارگاہ (حسینیہ غفرانمآب) میں سپرد خاک کئے گئے۔ سرکار سلطان العلماء کے آثار باقیہ میں ان کی لائق اولاد اور ذریت شہرہ آفاق اور عالم باعمل تلامذہ اور بہ کثرت بے بہا علمی تصانیف ہیں۔

تاریخ ولادت ۱۹۹ھ ۱۷ صفر مطابق ۸۴ھ ۱۷۱۷ء
انیس برس کی عمر میں تمام علوم سے فارغ ہو گئے بے انتہا ذہین تھے۔ حضرت سید دلدار علی غفرانمآب کے بڑے فرزند تھے اور جناب ممدوح نے کم سنی ہی میں اجازہ اجتہاد عطا کر دیا تھا۔ علماء و مجتہدین عراق و ایران نے آپ کی علمی عظمت کا کھلے لفظوں میں اقرار کیا تھا۔ نجف اشرف (عراق) کے مشہور ترین مرجع تقلید آیتہ اللہ العظمیٰ آقائی الشیخ محمد حسن نجفی متوفی ۱۲۶۲ھ نے بھی اپنے بعض خطوط میں سرکار سلطان العلماء کے کمال علمی کا اعتراف کیا تھا۔

علامہ نجفی مرحوم کی عظیم الشان کتاب جواہر الکلام فی شرح شرائع الاسلام پچاس مجلدات سے زیادہ جلدوں میں ہے اور دنیائے اجتہاد میں بڑی معروف و مشہور اور مرجع علماء و مجتہدین ہے شیخ الفقہاء علامہ نجفی نے اپنے اس مکتوب میں جو انہوں نے سرکار سلطان العلماء کے چھوٹے بھائی سرکار آیتہ اللہ العظمیٰ سید العلماء حضرت سید حسین مجتہد اعظم طاب ثراہ کو لکھا تھا اور اس میں بعض مسائل فقہ کی تشریح ان جناب سے چاہی تھی۔ اس خط میں شیخ ممدوح علیہ الرحمۃ نے حضرت سلطان العلماء کے علمی بلند مقام کا بڑے شاندار لفظوں میں ذکر کیا تھا۔ (تاریخ سلطان العلماء از مولانا آغا مہدی مرحوم ص/۲۶)
جناب مرحوم علمی کمالات کے باوجود شہ سواری اور